رافضیوں کے الزامات کا رد بلیغ

رضی اللہ عنہا

کیا حضرت عائشہ پہلے سے طلاق یافتہ تھیں ؟

کاوش

علامہ منیر عباس چشتی

المقدمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابتدائیہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جو ام المؤمنین ہیں، ان کے متعلق حسن اللہ یاری شیعہ نے یہ دعوی کیا کہ وہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نکاح میں آنے سے قبل ہی طلاق یافتہ تھیں۔ معاذ اللہ

پھر اس الزام کو اس قبل و بعد شیعہ لوگوں نے خوب پھیلا کر اپنے بغض کا اظہار کیا۔

اس دوران ایک داؤد نامی شعیہ کی ایک تحریر ہمیں موصول ہوئی۔

جس میں موصوف نے چوٹی ایڑی کا زور لگا کر یہی جھوٹ پھیلانے کی کوشش کی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو ہم طلاق یافتہ کتب اہلسنت سے ثابت کرتے ہیں بلکہ روایات کی توثقات بھی پیش کریں گے۔ اور یہی وہ ڈارمہ ہے جس میں یہ بے چارے خود بھی اپنی جہالت ظاہر کر بیٹھتے ہیں اور اپنی سادہ عوام کو بھی بے وقوف بنا کر علم حدیث میں محقق بننے کی لاحاصل سعی کرتے ہیں۔

کہیں ان لوگوں کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بغض صرف اسی وجہ سے تو نہیں کہ وہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دختر ہیں۔

وگرنا کیا کوئی اپنے ہی نبی کی بیوی پر الزام لگاتا ہے؟ کیا کوئی اپنی ماں پر الزام لگاتا ہے؟

یہ دنیا کے وہ بدبخت لوگ ہیں جو اپنے ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات اور ان کی ناموس پر حملہ کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ الامان والحفیظ

قارئین کرام آئیں اس مقام پر ہم انکے اس دجل کا پردہ چاک کرتے ہیں ان شاءاللہ۔

اللہ پاک ہمیں ہمیشہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین و اہل بیت کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی کا خادم رکھے آمین۔

منیر عباس چشتی

3/8/2025

مقام حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا احادیث کی روشنی میں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

أريتكِ فى المنام مرتين، أرى أنكِ في سرقة من حرير ويقول: هٰذه امرأتكَ، »
«فأكشف فإذا هي أنتِ فأقول: إن يك هٰذا من عندالله يمضه

تم مجھے خواب میں دو دفعہ دکھائی گئی ہو، میں نے دیکھا کہ تم ایک سفید ریشمی کپڑے میں لپٹی ہوئی تھیں ”
اور (فرشتہ) کہہ رہا تھا: یہ آپ کی بیوی ہیں۔ میں وہ کپڑا ہٹاتا ہوں تو دیکھتا ہوں کہ تم ہو۔ میں کہتا تھا: اگر یہ
اللہ کی طرف سے ہے تو وہ اُسے ضرور پورا کرے گا۔“ (صحیح بخاری: 3895)

سیدہ عائشہ ہی سے روایت ہے کہ

: رسول اللہ ﷺ کے پاس سیدنا جبریل مجھے (میری تصویر کو) ریشم کے لباس میں لائے تو فرمایا

”.هذه زوجتكَ فى الدنيا والآخرة“

“یہ دنیا اور آخرت میں آپ کی زوجہ ہیں۔”

(صحیح ابن حبان، الاحسان: 7052[7094] وسندہ حسن)

ایک روایت میں ہے کہ

“ جاء الملك بصورتي إلى رسول الله ﷺ فتزوجني رسول الله ﷺ وأنا ابنة سبع سنين وأهديت إليه وأنا ابنة تسع سنين.”

” (سیدہ عائشہ نے فرمایا:) رسول اللہ ﷺ کے پاس فرشتہ میری تصویر لے کر آیا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے شادی کی اور (اس وقت) میری عمر سات سال تھی اور نو سال کی عمر میں میری رخصتی ہوئی۔“

(المستدرک للحاکم 10/4 ح 6730 وسندہ حسن وصححہ الحاکم ووافقہ الذہبی)

سیدنا رسول اللہ ﷺ نے اپنی زوجۂ مبارکہ سیدہ عائشہ صدیقہ سے مخاطب ہو کر فرمایا:

رسول اللہ ﷺ کے بستر مبارک پر آنے والی آپ کی سب ازواج یقیناً جنت میں بھی آپ کی ازواج ہوں گی لیکن آپ نے خاص طور پر اپنی بیوی سیدہ عائشہ سے فرمایا:

«أما إنك منهن»

”تم تو انہی میں سے ہو۔“

(صحیح ابن حبان: 7054 [7096] وسندہ صحیح، وصححہ الحاکم 13/4 ح 6743 ووافقہ الذہبی)

:سیدنا علی بن ابی طالب کے خاص ساتھی سیدنا عمار بن یاسر نے خطبہ دیتے ہوئے (علانیہ) فرمایا

اني لأعلم أنها زوجته فى الدنيا والآخرة ......"(صحیح بخاری:3772)"

"بے شک میں جانتا ہوں کہ وہ (عائشہ) آپ ﷺ کی دنیا اور آخرت میں بیوی ہیں۔"

:سیدنا انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

«فضل عائشة على النساء كفضل الثريد على سائر الطعام»

"سیدہ عائشہ کی فضیلت عورتوں پر اس طرح ہے جس طرح تمام کھانوں سے ثرید افضل ہے۔"

(صحیح بخاری:3770، صحیح مسلم:2446۔۔[٦٢٩٩])

ثرید اس لذیذ کھانے کو کہتے ہیں جسے روٹی کو چُور کر گوشت کے شوربے میں بھگو کر بنایا جاتا ہے۔

:نبی ﷺ نے اپنی پیاری بیٹی سیدہ فاطمہ سے فرمایا

«أي بنية! ألستِ تحبين ما أحب ؟»

"اے میری بیٹی! کیا تم اس سے محبت نہیں کرتی جس سے میں محبت کرتا ہوں؟"

انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ آپ (ﷺ) نے فرمایا:

«فأحبي هٰذه»

"پس تم اس (عائشہ) سے محبت کرو۔"

([6290] صحیح مسلم:2442/83)

حضرت عمرو بن العاص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: "آپ لوگوں میں سے کس سے زیادہ محبت کرتے ہیں؟"

آپ ﷺ نے فرمایا: «عائشة» میں سب سے زیادہ عائشہ سے محبت کرتا ہوں۔

([6177] صحیح بخاری:3662، صحیح مسلم:2384)

نبی کریم ﷺ نے (ایک دفعہ) سیدہ عائشہ سے فرمایا:

«یا عائش! هٰذا جبریل یقرئكِ السلام»

اے عائش (عائشہ)! یہ جبریل تجھے سلام کہتے ہیں۔"

عائشہ نے فرمایا:

"وعلیه السلام ورحمة الله."

"اور ان پر (بھی) اللہ کی رحمت اور سلام ہو۔"

(صحیح بخاری:6201و صحیح مسلم:[6304])

ایک روایت میں ''وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'' کے الفاظ ہیں۔(صحیح بخاری:3768)

:رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ سیدہ ام سلمہ سے فرمایا

لاتؤذيني في عائشة، فإنه والله ما نزل علي الوحي وأنا في لحاف امرأةٍ »
«منكن غيرها

مجھے عائشہ کے بارے میں تکلیف نہ دو، بے شک اللہ کی قسم! مجھ پر تم میں سے صرف عائشہ کے بستر پر ہی''
وحی نازل ہوتی ہے۔''(صحیح بخاری:3775)

:عبداللہ بن عباس نے سیدہ عائشہ کے مرض الموت میں انہیں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا

''آپ (امت میں) پہلی خاتون ہیں جن کا بے گناہ ہونا آسمان سے نازل ہوا۔''

(فضائل الصحابۃ للامام احمد 2/872ح1636 وسندہ صحیح)

نبی کریم سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کا آخری زمانہ سیدہ عائشہ کے گھر میں گزرا۔(صحیح بخاری:3774)

بلکہ آپ کی وفات سیدہ عائشہ کی گود میں ہوئی۔(صحیح بخاری:4449 وصحیح مسلم:2443)

کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پہلے سے طلاق یافتہ تھیں؟

شیعہ کی تحریر ملاحظہ فرمائیں

عائشہ زوجہ رسول اللہ ﷺ کی طلاق کی حقیقت اھلِ سنت والجماعت کی کتب سے

تحریر: علی داود

سنیوں کو یہی بتایا گیا ھے کہ رسول اللہ ﷺ کی ازواج کی تعداد تقریباً 15 تھیں اور ان تمام امھات المومنین میں صرف ایک کنواری اور رسول اللہ کی چہیتی تھی باقی سب کوئی طلاق یافتہ اور کوئی بیوہ تھی غرض عائشہ بنتِ ابو بکر کے علاوہ کوئی اور باکرہ نہ تھی- گو کہ تاریخ وحدیث کا طالبِ علم کئی جگہ اس سے متضاد شواھد پاتا ھے لیکن ان 14 صدیوں میں بہت سے حقائق کو برے طریقے سے ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت مسخ کیا گیا ھے --اس کے محرقات سے قطع نظر ھم اس حصے میں صرف اس حقیقت سے پردہ اٹھائیں گے کہ دراصل عائشہ بنتِ ابو بکر رسول اللہ ﷺ کے عقد میں آنے سے پیشتر ایک طلاق یافتہ عورت تھی اور اس کی تمام تر تحقیق صرف اھلِ سنت والجماعت کی کتب سے کی جائے گی

عائشہ بنتِ ابو کر کی پہلی شادی کی روایت دو طریقوں سے نقل ھوئی ھے ایک میں طلاق کا لفظ موجود نہیں اور دوسری روایت میں طلاق کا لفظ موجود ھے کیونکہ ھمارا موضوع طلاق ھے اسلئے دوسری روایت کا زکر ---ضمنی طور پر ھی کیا جائے گا

ھماری پوری توجہ کا مرکز الطبکات الکبریٰ کی روایت و متن پر رھے گا اس روایت کی تخریح و شواھد تین کتب میں ھے اور ان تینوں کتب کی عبارات یہاں ھم نقل کرتے ھیں اور پھر الطبقات الکبریٰ کا سکین بھی لگائیں گے کیونکہ عمل الرجال کے اصول کے مطابق اگر ایک بھی روایت صحیح ثابت ھو جائے اور دوسری کسی روایت کا متن ویسا ھی ھو تو اس کی سند چاھے ضعیف ھی کیوں نہ ھو اسے صحیح مانا جاتا ھے اس لئے ھماری -تمام بحث الطبقات الکبریٰ کے راویان پر مرکوز رھے گی

عربی عبارات بمع حوالاجات

محمد ابن سعد-الطبقات الکبری-الجزء:(8)-رقم الصفحة:(59)9584- أخبرنا: عبدالله بن نمير، عن : الأجلح، عن عبدالله بن أبي ملكية قال

خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ- صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَائِشَةَ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَدْ كُنْتُ وَعَدْتُ بِهَا أَوْ ذَكَرْتُهَا لِمُطْعِمِ بْنِ عَدِيٍّ لِابْنِهِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ فَدَعْنِي حَتَّى أَسُلَّهَا مِنْهُمْ، فَفَعَلَ .

ترجمہ ----رسول اکرم ﷺ نے ابو بکر سے عائشہ سے شادی کرنے کا پوچھا تو ابو بکر نے کہا میں اسے پہلے ھی معطم بن جبیر کو دے چکا ھوں مجھے اس سے پوچھنے دیں اور اس سے پوچھا تو جبیر نے اسے طلاق دے دی اور عائشہ کی شادی رسول اللہ ﷺ سے کروادی

عائشہ زوجہ رسول اللہ ﷺ کی طلاق کی حقیقت

ابن حجر -الإصابة -الجزء: (8) -رقم الصفحة: (232) -وأخرجه أيضاً، عن بن نمير، عن الأجلح، عن بن أبي مليكة قال: قال أبو بكر: كنت أعطيتها مطعماً لابنه جبير فدعني حتى أسألها منهم فاستلبثها.

سعيد أيوب -زوجات النبي (ص) -رقم الصفحة: (47) -وروى ابن سعد، عن أبي مليكة: أن رسول الله (ص) عندما خطب عائشة، قال أبو بكر: إني كنت أعطيتها مطعماً لابنه جبير، فدعني حتى أسلها منهم، فاستسلها منهم فطلقها، فتزوجها رسول الله (ص).

اب ملاحضہ کیجئے سند اور اس کی تحقیق اس روایت کی سند میں تین مندرجہ زیل راوی ھیں

عبد الله بن نمير، عن الأجلح، عن عبد الله بن أبي ملكية

پہلا راوی عبد اللہ بن نمیر جو کہ ثقہ اور صاحبِ حدیث ھیں

أبو حاتم بن حبان البستي من المتقنين، وقال في الثقات: من أهل الكوفة، يروي عن يحيى بن سعيد الأنصاري، وابن أبي خالد، وروى عنه ابنه محمد

أبو عبد الله الحاكم النيسابوري ثقة

أحمد بن صالح الجيلي ثقة صالح الحديث صاحب سنة

ابن حجر العسقلاني ثقة صاحب حديث من أهل السنة۔۔۔الدار قطني ثقةا۔۔۔لذهبي حجة

محمد بن سعد كاتب الواقدي ثقة كثير الحديث صدوق،،يحيى بن معين ليس به بأس

دوسرا راوی عبد الله بن أبي ملكية هيں جو كه صحابی هيں۔۔۔عبد الله بن أبي ملكية

اور تيسرے راوی هے جو الأجلح كے نام سے مشهور هيں ان پر بعض محدثوں نے جرح كی هے ليكن بعض نے ثقه مانا هے جيسے كه امام بخاری اسے صدوق مانتے هيں اور ان سے بے بهار وايات صحاحِ سته ميں نقل كی گئ هيں اس ليے ان كا رتبه مقبول هے يعنے اگر كسی روايت كے باقی راوی ثقه هوں تو ان كی روايت كو "حسن صحيح" كا درجه ديا جائے گا اس كی مثاليں ميں آگے چل كر دوں گا

ابن حجر العسقلاني صدوق شيعي

الذهبي أدرجه في كتابه من تكلم فيه وهو موثق

عمرو بن علي الفلاس مستقيم الحديث صدوق

يحيى بن معين ثقة، ومرة: ليس به بأس، ومرة: صالح

يعقوب بن سفيان الفسوي ثقة حديثه لين

ملاحظه كريں الأجلح سے لی گئ روايت سنن ابو داؤد ميں جس كو صحيح كا درجه ديا گيا ہے۔

جوابات

علی داؤد نامی شیعہ نے جو روایت طبقات الکبری سے پیش کی ہے۔اور یہی روایت اللہ یاری نے بھی پیش کی ،یہی شیعہ کے پاس بنیادی دلیل ہے اس بات کی جو تار عنکبوت سے بھی زیادہ ناتواں ہے۔

شیعہ نے رواۃ کی توثقات تو پیش کرنے کے لئے سارا زور لگایا مگر پھر بھی یہ روایت صحیح نا ہو سکی۔

اگرچہ الاجلح پر جروحات کافی ہیں اور اسکو بخاری ابو داؤد کاروای کہہ کر یہ لوگ اپنی نوکری پوری کرتے ہیں مگر یہ حقیقت کے خلاف ہے اس کے متعلق کلام موجود ہے۔اس وقت ہم اس پر کلام نہیں پیش کریں گے کیونکہ اس کے علاوہ بھی یہ روایت ضعیف ہے۔

تو ہم آتے ہیں اس اصل علت کی طرف اور وہ ہے عبد اللہ بن ابی ملیکہ۔

جس کو اس جاہل نے صحابی کہا، گویا ایک ایسی جہالت بکھیری جس سے خود جہالت بھی ہنسی مانگتی ہو گی۔

آئیں دیکھیں

ابن ابی ملیکہ کے متعلق امام ذہبی نے لکھا کہ یہ زمانہ خلافت علی رضی اللہ عنہ یا اس سے کچھ قبل پیدا ہوئے۔

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، زُهَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُدْعَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ كَعْبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ تَيْمِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ . الْإِمَامُ الْحُجَّةُ الْحَافِظُ أَبُو

بَكْرٍ وَأَبُو مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ التَّيْمِيُّ الْمَكِّيُّ الْقَاضِي الْأَحْوَلُ الْمُؤَذِّنُ ، وُلِدَ فِي خِلَافَةِ عَلِيٍّ أَوْ قَبْلَهَا۔(سیر أعلام النبلاء جلد 5 صفحہ 89)

احادیث صحیحہ سے بات ثابت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نکاح میں کنواری آئیں۔ حتی کہ کتب شیعہ میں مجلسی عاملی اور طوسی وغیرہ نے بھی یہی کہا ہے۔

قال الطوسي:"ثم تزوج بمكة قبل الهجرة بسنتين عائشة بنت أبي بكر، ولم يتزوج بكراً غيرها، وبنا بها بالمدينة

الطوسی نے کہا: پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت سے دو سال پہلے مکہ میں عائشہ بنت ابی بکر سے شادی کی اور ان کے علاوہ کسی کنواری سے شادی نہیں کی اور مدینہ میں ان کے ساتھ ایک گھر بنایا۔

الأوائل للعسكري (ص 115

.إعلام الورى بأعلام الهدى، الطبرسي (ص 267)

مفتاح الكرامة في شرح قواعد، سيد جواد

الحسيني العاملي. .(9 10/28)

پس ثابت ہوا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نکاح میں کنواری تشریف لائیں جس کی تصریح خود شیعہ علماء نے کی ہے۔

اور یہ روایت منقطع ہے ابن ابی ملیکہ کی وجہ سے اس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور آپ کے نکاح کا زمانہ نہیں پایا پس اس انقطاع کی وجہ سے روایت ضعیف ہے۔

اس کے علاوہ بھی جس کتاب میں یہ روایت آئی جیسا کے اس شیعہ نے حوالہ دیا سب اس ابن ملیکہ سے ہیں اور انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہیں۔

دوسری روایت

أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّائِبِ الْكَلْبِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: " خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ عَائِشَةَ، فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ , قَدْ كُنْتُ وَعَدْتُ بِهَا أَوْ ذَكَرْتُهَا لِمُطْعَمِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ لابْنِهِ جُبَيْرٍ، فَدَعْنِي حَتَّى أَسُلَّهَا مِنْهُمْ، فَفَعَلَ، ثُمَّ تَزَوَّجَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ , وَكَانَتْ بِكْرًا ".

حالانکہ اس میں ان کا باکرہ ہونا اور لفظ طلاق نا ہونا یہ بتاتا ہے کہ یہ صرف نسبت تھی، نکاح نہیں۔ لیکن اسکی سند تو اس کو بالکل ہی اڑا رہی ہے۔ علامہ ہیثمی نے محمد بن سائب کلبی کے بارے میں لکھا:

وهو كذاب یعنی یہ کذاب ہے (مجمع الزوائد: ٦٥٨٩)

واللہ اعلم